## مولانا محمد صدیق اختر کا سانحہ ارتحال

سیالکوٹ قدیم سے مردم خیز خطہ چلا آ رہا ہے۔ علامہ ڈاکٹر محمد اقبال علامہ محمد ابراہیم میر سیالکوٹی مولانا حافظ محمد شریف سیالکوٹی مولانا حکیم محمد صادق سیالکوٹی معروف پارلیمانی لیڈر خواجہ محمد صفدر رحمۃ اللہ علیہم کے بعد علامہ احسان الٰہی ظہیر اور علامہ پروفیسر ساجد میر حفظہ اللہ اسی سرزمین سے تعلق رکھتے ہیں۔ ماضی قریب میں انتقال کر جانے والے ہمارے دیرینہ دوست مولانا محمد صدیق اختر اور بزرگ دوست مولانا محمد علی جانباز مرحومین کا وطن مالوف بھی یہی شہر سیالکوٹ ہے۔

اول الذکر مولانا محمد صدیق اختر ضلع کے اہم مقام چونڈہ میں برسوں رہائش پذیر رہے۔ وہی چونڈہ جہاں 1965ء میں پاک فوج نے بھارتی سٹرائیک فورس کو بری طرح دبوچ لیا تھا اور چونڈہ کے اطراف میں جو کئی دنوں تک جنگ ہوئی وہ عالمی جنگ کے بعد ٹینکوں (آرمر) کی سب سے بڑی لڑائی تھی۔ جس میں ہندوستان فوج کے جوان بھارتی تعداد میں ٹینکوں کے اندر جل گئے اور سری نگر سے لے کر راس کماری تک بھارتی ہسپتال زخمیوں سے بھر گئے تھے۔

مولانا محمد صدیق اختر چونڈہ کی جامع مسجد اہل حدیث میں درس وتدریس اور خطابت کی ذمہ داریاں تو ادا کرتے ہی تھے لیکن ان کا سب سے بڑا کارنامہ سالانہ ختم نبوت کانفرنس کا تسلسل سے منعقد کرانا تھا۔ جس میں تمام مکاتب فکر کے مقامی اور مشہور بیرونی علماء خطاب کرتے۔ اس زمانے میں دو تین مرتبہ مجھے بھی ان پروگراموں میں شرکت کا موقع ملا۔ اس علاقہ میں بہت سے قادیانی خاندان آباد ہیں۔ مسلمانوں کے

خلاف ان کی سازشوں اور کئی قسم کی پوشیدہ سرگرمیوں کو ان کانفرنسوں میں بے نقاب کیا جاتا۔ مقررین ختم نبوت کے عنوان پر مدلل تقریریں کرتے اور قادیانیت کے دجل وفریب کا پردہ خوب چاک کرتے۔

مولانا محمد صدیق اختر شروع دن سے تادمِ واپسیں مرکزی جمعیت اہل حدیث سے وابستہ رہے۔ کبھی وہ ضلعی نظامت اور کبھی امارت کے فرائض تندہی سے سرانجام دیتے رہے۔ مولانا حافظ محمد شریف کے بعد شہر اور ضلع کے قصبات اور دور دراز دیہات تک پورا سال ان کے تنظیمی دورے اور تبلیغی پروگرام جاری رہتے۔ توحید وسنت کے وہ گرویدہ اور بارعب ووجیہہ شخصیت کے مالک تھے۔ ان کی آواز میں دبدبہ اور ایک ایسی للکار ہوتی جس سے مخالفین کے دل ودماغ دہل جاتے اور ان پر لرزہ طاری ہو جاتا۔ ان کے وعظ و بیان میں مسلک اہل حدیث کی صداقت اور حق گوئی و بیباکی نمایاں ہوتی۔ مگر انہوں نے طبیعت کی سادگی اور وضع داری وقناعت کو زندگی بھر بڑے سلیقے سے نبھایا۔

☆......☆......☆......☆......☆......☆......☆

## شیخ الحدیث مولانا محمد علی جانباز رحمۃ اللہ علیہ بھی داغِ مفارقت دے گئے

جب ان سطور کے راقم نے جامعہ سلفیہ میں داخلہ لیا تو مولانا محمد علی جانباز منتہی کلاس کے طالب علم تھے۔ ان کے ہم سبق طلبہ میں مولانا حافظ بنیامین مولانا قدرت اللہ فوق اور مولانا علی محمد حنیف رحمۃ اللہ علیہم شامل تھے۔ دیگر طلبہ کے نام یاد نہیں آ رہے۔ یہ سب رفقاء فارغ التحصیل ہونے کے بعد آئندہ زندگی میں جماعت کے بڑے بڑے مدارس میں شیوخ الحدیث کی حیثیت سے فائز رہے۔ ایسا کیوں نہ ہوتا جبکہ ان کے اساتذہ میں حضرت حافظ محمد گوندلوی حضرت مولانا شریف اللہ خان' حضرت مولانا عبدالغفار حسن اور پروفیسر غلام احمد حریری جیسی نابغہ روزگار علمی شخصیتیں تھیں۔ جامعہ سلفیہ کمیٹی کے صدر حضرت مولانا سید محمد داؤد غزنوی اور ناظم تعلیمات حضرت مولانا محمد عطاء اللہ حنیف رحمۃ اللہ علیہم اجمعین تھے۔ صدر جامعہ اور ناظمِ تعلیمات ہفتہ عشرہ بعد جب جامعہ میں تشریف لاتے تو طلبہ سے خطاب بھی فرماتے۔ ان کے اثر انگیز خطاب میں خصوصی طور پر تزکیہ واصلاح کا تربیتی انداز ہوتا۔ یہی وجہ ہے کہ ان علم وعمل کے پختہ اساتذہ کرام اور مولانا غزنوی ومولانا عطاء اللہ حنیف کے فیضِ صحبت نے مولانا محمد علی جانباز اور ان کے متذکرہ

رفقاء کو بلند مرتبت اور کندن بنا دیا۔

اس دور میں جامعہ کے مہتمم استاذی المکرّم مولانا محمد اسحاق چیمہ رحمۃ اللہ علیہ تھے۔ چونکہ مولانا جانباز ان کے انتہائی بااعتماد اور امانت و دیانت کی شہرت رکھتے تھے۔ اس لیے لائبریری کا چارج اور کئی ایک انتظامی امور انہی کے سپرد تھے۔ مولانا جانباز ایک خاموش طبع عالم دین تھے' جو ساری زندگی نمود ونمائش کے تکلفات سے دور رہے۔ فہم وفراست' ذہانت وفطانت' تقویٰ واستغناء اور ذکر وعبادات کے لحاظ سے وہ نمونہ سلف صالحین تھے۔ تدریس کے شعبوں میں خدمات کے ساتھ ساتھ وہ بہت سی چھوٹی بڑی علمی کتب کے مصنف بھی تھے۔ جن میں سے حدیث کی کتاب ابن ماجہ کی شرح جو کئی جلدوں پر مشتمل ہے' ان کی عظیم تالیف اور صدقہ جاریہ ہے۔

آج کے دور میں مولانا محمد علی جانباز جیسی جامعیت اور سیرت وکردار کی علمی شخصیتیں بہت کم دیکھنے میں آتی ہیں۔ علم وفضیلت کی ان صفات کے باوجود ان میں انکسار وخاکساری کمال درجہ کی تھی۔ عام سے سادہ لباس میں ملبوس انہیں دیکھ کر ہرگز معلوم نہ ہوتا کہ یہ اتنے بڑے عالمِ دین ہیں۔ ان کی زندگی درویشی وگوشہ نشینی میں بسر ہوئی۔ بالآخر چند دنوں کی علالت کے بعد اللہ کو پیارے ہو گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ ان کی وصیت کے مطابق نمازِ جنازہ علامہ ڈاکٹر فضل الٰہی نے پڑھائی۔ جس میں قرب وجوار اور پنجاب کے بیشتر اضلاع سے علماء وصلحاء اور طلبہ وتاجر طبقہ نے کثیر تعداد میں شمولیت کی۔ فیصل آباد سے مولانا حافظ مسعود عالم' مولانا حافظ محمد شریف' مولانا ارشاد الحق اثری اور مولانا نجیب اللہ طارق نے بھی شرکت کی۔ ان سطور کے ذریعے مرحومین کی اولاد واحفاد سے اظہارِ تعزیت کرتے ہوئے دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ان کی بشری لغزشوں سے درگزر فرما کر جنت الفردوس میں جگہ دے اور لواحقین واحباب کو اجر وحوصلہ عطا فرمائے۔

☆......☆......☆......☆......☆......☆

## فضیلۃ الشیخ ڈاکٹر سلطان الحکمی (مدینہ منورہ) کا سانحہ ارتحال

تمام دینی' تعلیمی اداروں میں یہ خبر نہایت حزن وملال کے ساتھ سنی گئی کہ ممتاز ماہر لغات ادیب' شاعر کلیۃ اللغۃ العربیہ جامعہ اسلامیہ مدینہ منورہ کے نامور استاد الشیخ ڈاکٹر علی سلطان الحکمی ۱۹ نومبر ۲۰۰۸ء کو مختصر علالت کے بعد خالق حقیقی سے جا ملے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ آپ کا نمازِ جنازہ مسجد نبوی میں ادا کیا گیا

اور جنت البقیع میں دفن ہوئے۔

ڈاکٹر علی سلطان رحمۃ اللہ بے حد مہربان مشفق تھے۔ آپ پاکستان کے ساتھ دلی محبت کرتے تھے۔ یہی وجہ ہے کہ جب مدینہ یونیورسٹی کی طرف سے عربی ریفریشر کورس منعقد ہوتے تھے تو آپ پاکستان کا انتخاب کرتے۔ پاکستان آ کر بہت خوش ہوتے۔ طلبہ کی ذہانت، حاضر جوابی اور عربی زبان میں دلچسپی کی بڑی تعریف کرتے۔ جامعہ سلفیہ میں متعدد مرتبہ یہ کورس منعقد ہوئے اور کمال شفقت سے تشریف لائے۔ آپ بہت کریم النفس ملنسار، مہمان نواز اور اعلیٰ اخلاق سے متصف تھے۔

جامعہ سلفیہ کے ساتھ دلی محبت کرتے۔ جب بھی مدینہ منورہ جانے کا اتفاق ہوا ان کی میزبانی سے فیضیاب ہوئے۔ چند دن قبل مولانا عبیداللہ اظہر کی زبانی آپ کی رحلت کا جان کر بے حد رنج اور افسوس ہوا۔

## مولانا عبیدالسلام صاحب آف سرگودھا وفات پا گئے۔

پرچہ پریس پر جا چکا تھا کہ جماعت کے معروف خطیب قاری محمد اسماعیل اسد حافظ آبادی نے اطلاع دی کہ جماعت کی معروف شخصیت مولانا عبیدالسلام صاحب مختصر علالت کے بعد وفات پا گئے ہیں۔ اناللہ وانا الیہ راجعون

مرحوم شیخ الحدیث مفتی محمد صدیق صاحب سرگودھوی کے فرزند ارجمند تھے۔ علم وعمل کے پیکر اور مسلکی تڑپ رکھنے والے متحرک عالم تھے۔ ساری زندگی درس وتدریس اور وعظ وتعلیم میں گزاری۔ ان کا وعظ بڑا موثر ہوتا تھا۔ اللہ تعالیٰ نے انہیں بہت سی خوبیوں سے نواز رکھا تھا۔

نماز جنازہ 4 جنوری 2009ء بروز اتوار شام 4 بجے سرگودھا میں حافظ عبدالوہاب روپڑی نے پڑھائی اور ہزاروں سوگواروں کی موجودگی میں سپرد خاک کر دیا گیا۔

جامعہ سلفیہ سے حافظ مسعود عالم، چوہدری محمد یٰسین ظفر، مفتی عبدالحنان زاہد، مولانا ادریس سلفی اور مولانا محمد ارشد قصوری نے شرکت کی اور لواحقین سے اظہار تعزیت کیا۔

اساتذہ، انتظامیہ وطلبہ جامعہ سلفیہ خصوصاً شیخ الحدیث حافظ عبدالعزیز علوی، حافظ مسعود عالم، مولانا محمد یونس، مفتی عبدالحنان زاہد، پرنسپل جامعہ چوہدری یاسین ظفر، رئیس الجامعہ میاں نعیم الرحمٰن طاہر، صوفی احمد دین، حاجی بشیر احمد نے مرحومین کی وفات پر افسوس کا اظہار کرتے ہوئے اسے جماعت کے لیے ایک عظیم سانحہ قرار دیا اور پسماندگان سے اظہار تعزیت کرتے ہوئے مرحومین کی بخشش کی دعا کی گئی۔ اللہ تعالیٰ ان کی حسنات کو قبول فرمائے اور انہیں جنت الفردوس میں بلند مقام نصیب فرمائے۔ آمین۔ (ادارہ جامعہ سلفیہ)